نقشِ آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

امریکہ، عراقی دلدل اور پاکستانی حکمران

الحمدللہ عالم اسلام اور مہذب دنیا کے لئے عراق سے یہ اطمینان بخش اطلاعات آرہی ہیں کہ تحریک آزادی کے متوالے عراقیوں نے امریکی استبداد کو بالآخر بری طرح دبوچ لیا ہے اور مختلف شہروں میں عوام اس کے خلاف صف آراء ہوچکے ہیں اور کئی شہروں سے امریکی افواج نے پسپائی بھی اختیار کرلی ہے۔ صرف ڈیڑھ مہینے میں امریکی افواج کے سینکڑوں فوجی مر چکے ہیں۔ اس تازہ صورتحال میں یہ پیشنگوئی قرینِ قیاس ہے کہ اب عراق میں اس استبداد پر نزع کی کیفیتیں طاری ہوچکی ہیں۔ اس کا سارا جسم لہولہان ہوچکا ہے اور شکست و ریخت کی آوازیں پال بریمر سے لے کر صدر بش تک زبان زد ہونے لگی ہیں۔ امریکہ کی غرور وفرعونیت سے بنی موم کی لمبی ناک عراقی عوام کی بے مثل جدوجہد کی بدولت اب آہستہ آہستہ پگھلنے اور سکڑنے لگی ہے۔ زمانۂ حال کے دجال کی شر انگیزیوں اور فتنہ سامانیوں سے آخر اس کا اپنا دامن بھی جل اٹھا ہے اور گریباں چاک ہوچکا ہے۔ پینٹاگون میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے اور امریکی فوجیوں سے بھرے ہوئے تابوتوں کی بارات امریکہ آئے روز جارہی ہے اور اس سے امریکی رعایا اور ایوانوں میں زلزلہ آگیا ہے۔ امریکی فوج کے سابقہ اعلیٰ عہدیدار میڈیا پر نوحے، مرثیہ اور رونے دھونے میں مصروف ہیں کہ صدر بش نے امریکیوں کیلئے عراق کو دوسرا ویت نام بنادیا ہے۔ خود صدر بش نے گزشتہ دنوں صحافیوں سے دوران گفتگو اپنی شکست تسلیم کرلی ہے کہ "میں گرداب میں پھنس چکا ہوں۔ عراق کے بارے میں ہمارے سارے اندازے غلط ثابت ہوئے اور عراق میں ہمارے فوجیوں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے یہ صورت حال انتہائی گھمبیر اور تکلیف دہ ہے۔"

اسی طرح اقوام متحدہ نے جون میں اقتدار کی برائے نام منتقلی کے بعد امن عامہ برقرار رکھنے کی ذمہ داری سنبھالنے سے بھی معذوری ظاہر کردی ہے۔ جس سے حالات کی سنگینی کا اور بھی اندازہ ہوتا ہے۔

یہ وہ معروضی اور زمینی حقائق ہیں جو تیزی کے ساتھ صورتحال کو تبدیل کر رہے ہیں کہ عراق امریکہ کیلئے دلدل بن گیا ہے اب اگر وہ وہاں سے بھاگتا ہے تو اس کی "عالمی بدمعاش" ہونے کی حیثیت داؤ پر لگتی ہے اور نیو ورلڈ آرڈر کا خواب بھی چکنا چور ہوتا ہے اور اگر وہ وہاں اس دلدل اور دوزخ میں مزید ٹھہرتا ہے تو اسکی معاشی اور فوجی طاقت کو اس قسم کا نقصان اٹھانا پڑے گا جس طرح کے سوویت یونین کو خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس طرح امریکہ کے قریبی اتحادی بھی عراقی دلدل سے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور باقی حلیف بھی راہ فرار کے لئے پر تول رہے ہیں۔ اسی طرح صدر بش کا

گراف دن بدن گرتا چلا جارہا ہے اور ادھر صدارتی الیکشن بھی سر پر پہنچ گیا ہے، چنانچہ اس صورتحال میں صدر بش کی حالت انتہائی پتلی ہوگئی ہے اور وہ حواس باختہ ہوکر طرح طرح کے بیانات دے رہا ہے، وہ صدر بش جو نخوت وتکبر کے گھوڑے پر سوار ہفت اقلیم سر کرنے اور ہوسِ کشور کشائی میں اندھا دھند بھاگا چلا جارہا تھا، ناگہانی صورتحال کے پیش نظر اب اس کی اپنی سلطنت بھی اس سے کھسکتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔ ع لو خود ہی اپنے جال میں صیاد آ گیا

جبکہ دوسری جانب امریکی اور برطانوی افواج کی طرف سے قیدیوں پر ننگے تشدد کی تصاویر نے جلتی پر تیل کا کام کیا، اور پوری دنیا میں عراقی عوام کے لئے پہلے سے موجود ہمدردیاں اور بھی بڑھ گئی ہیں اور امریکہ کے لئے نفرت ان کے دلوں میں اور بھی زیادہ راسخ ہوچکی ہے۔ اور امریکی و برطانوی افواج ایک گناہ کی صورت اختیار کر چکی ہیں ان کے خلاف غیظ وغضب کے جذبات عالم اسلام اور خصوصاً عالم عرب میں اور بڑھ گئے ہیں۔ لیکن صدر بش اب اسلامی ملکوں کو عراقی دلدل میں دھکیلنے کیلئے دُہائی دے رہا ہے۔ کہ عراق میں پاکستان، انڈونیشیا، مراکش وغیرہ جیسے مسلمان ملکوں کی فوج تعینات کی جائے۔ ع جب دیا درد بتوں نے تو خدا یاد آیا

لیکن اگر پاکستان سمیت دوسرے مسلمان ملکوں نے وہاں پر فوجیں بھجوانے کی غلطی کی تو اس کے جو بھیانک اور خطرناک نتائج نکلیں گے اس کا تصور بھی مہیب ہے، جنرل مشرف سے کچھ بعید نہیں کہ وہ صدر بش کے معمولی اشارہ آبرو پر لبیک کہتے ہوئے فوج عراق بھیج دیں اور شنید بھی یہی ہے مگر ایسا کرنا پاکستانی فوج کی ملی غیرت اور اسلامی حمیت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے کیونکہ پاکستانی فوج ایک اسلامی فوج ہے۔ اور ملک کی سرحدات کی حفاظت کیلئے جہادی جذبہ سے سرشار قوت ہے یہ امریکی یا برطانوی فوج کی چوکیداری کیلئے منظم نہیں کی گئی ہے، پاکستانی قوم جو کہ اپنے بجٹ کا ۸۰ فیصد اس ادارے کی نذر کررہی ہے یہود ونصاریٰ کی حفاظت کے واسطے نہیں، ایسا کرنا ملک وقوم اور آئین پاکستان سے غداری ہے اور اگر ہم ان کے دوست و بازو بن گئے اور ان کیلئے ڈھال کا سامان مہیا کیا تو خدا اور رسول کے سامنے خود بخود روزِ محشر رسوا ہوں گے اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی ہمیں معاف نہیں کریں گی، ہم امریکہ کے سامنے جس سجدہ ریز حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کی اطاعت شعاری اور فرماں برداری اپنے لئے باعث فخر ومباہات اور قابل عزت وافتخار سمجھ رہے ہیں لیکن کیا امریکہ نے بھی ہمارے ساتھ وفاداری کی ہے؟ وہ تو آج بھی ہمارا ایسا ہی دشمن ہے جیسا کہ ۶۵ء اور ۷۰ء میں تھا۔ کب انہوں نے ہمارے مفادات ہماری عزت نفس اور ملکی وقار کا خیال رکھا؟ ایف ۱۶ طیاروں کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے اور ان تمام حقائق اور روز روشن کی طرح واضح اشارات کے باوجود ہمارا حکمران طبقہ پاکستانی قوم کا وقار اور اپنی افواج کو عراقی بھٹی میں جھونکنے کیلئے پھر بھی بیتاب نظر آرہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ہم غلامی اور اطاعت شعاری کی کس ''منزل'' کے حصول کیلئے اپنا سب کچھ تج دینے کیلئے تیار ہوگئے ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستانی فوج کے غیور ارباب اختیار اس گھناؤنی سازش کا ایندھن بننے کے فیصلے سے اجتناب کرینگے۔